وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في
الارض كما استخلف الذين من قبلهم

خلافتِ حقّہ اسلامیہ

تقریر

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

الناشر:- مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
باہتمام عبدالعظیم منیجر بکڈپو صدر انجمن احمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

احباب جماعت کی خدمت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریریں خلافت حقہ اسلامیہ اور نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر پیش ہیں۔ اس سے پہلے یہ تقاریر ربوہ میں متعدد بار شائع ہو چکی ہیں۔ یہ ایڈیشن احباب جماعت ہائے ہندوستان کی سہولت کے لئے قادیان سے شائع کئے جاتے ہیں۔ حضور ایدہ ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت تمام احباب ان کے مضامین کا بار بار مطالعہ کریں۔ اور اپنی نسلوں کو بھی خلافتِ حقہ پر راسخ العقیدہ رکھنے کے لئے اس کے مطالعہ کی تلقین کرتے رہیں۔ تا کہ خلافت کی عظیم الشان نعمت سے جماعت نسلاً بعد نسلٍ متمتع ہوتی رہے۔ آمین

والسلام

مرزا وسیم احمد ۱۳ / ۶ / ۷۲

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

خلافتِ حقّہ اسلامیہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-[1]

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (النور ع۱۲)

[1] یہ تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر ۲۷ دسمبر کو فرمائی تھی۔

اس آیت کے متعلق تمام پچھلے مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت خلافتِ اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اور کئی خلفاءِ راشدین بھی اس کے متعلق گواہی دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی کتابوں میں اس آیت کو پیش کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ آیت خلافتِ اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ بیان فرماتا ہے کہ اے خلافتِ حقہ اسلامیہ پر ایمان رکھنے والے مومنو! (چونکہ یہاں خلافت کا ذکر ہے۔ اس لئے اٰمَنُوْا میں ایمان لانے سے مراد ایمان بالخلافت ہی ہوسکتا ہے۔ پس یہ آیت مبائعین کے متعلق ہے۔ غیر مبائعین کے متعلق نہیں کیونکہ وہ خلافت پر ایمان نہیں رکھتے) اور اے خلافتِ حقہ اسلامیہ کو قائم رکھنے اور اس کے حصول کے لئے کوشش کرنے والو! تم سے اللہ ایک وعدہ کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم تم میں سے زمین میں اسی طرح خلفاء بناتے رہیں گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو خلفاء بنایا اور ہم ان کے لئے اسی دین کو جاری کریں گے جو ہم نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ یعنی جو ایمان اور عقیدہ ان کا ہے وہی خدا کو پسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اسی عقیدہ اور طریق کو دنیا میں جاری رکھے گا۔ اور اگر ان پر کوئی خوف آیا تو ہم اس کو تبدیل کرکے امن کی حالت لے آئیں گے۔ لیکن ہم بھی ان سے

امید کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ توحید کو دنیا میں قائم کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔ یعنی مشرک مذاہب کی تردید کرتے رہیں گے اور اسلام کی توحیدِ حقّہ کی اشاعت کرتے رہیں گے۔

خلافت کے قائم ہونے کے بعد خلافت پر ایمان لانے والے لوگوں نے خلافت کو ضائع کر دیا۔ تو فرماتا ہے مجھ پر الزام نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ مَیں نے ایک وعدہ کیا ہے۔ اور شرطیہ وعدہ کیا ہے۔ اس خلافت کے ضائع ہونے پر الزام تم پر ہوگا۔ مَیں اگر پیشگوئی کرتا تو مجھ پر الزام ہوتا کہ میری پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ مگر میں نے پیشگوئی نہیں کی بلکہ مَیں نے تم سے وعدہ کیا ہے اور شرطیہ وعدہ کیا ہے۔ کہ اگر تم مومن بالخلافہ ہوگے اور اس کے مطابق عمل کروگے تو پھر مَیں خلافت کو تم میں قائم رکھونگا۔ پس اگر خلافت تمہارے ہاتھوں سے نکل گئی تو یاد رکھو کہ تم مومن بالخلافہ نہیں رہوگے کافر بالخلافہ ہو جاؤ گے اور نہ صرف خلفاء کی اطاعت سے نکل جاؤ گے بلکہ میری اطاعت سے بھی نکل جاؤ گے اور میرے بھی باغی بن جاؤ گے۔

"خلافتِ حقّہ اسلامیّہ" کے عنوان کی وجہ

مَیں نے اس مضمون کا عنوان "خلافتِ حقّہ اسلامیّہ" اسلئے رکھا ہے کہ جس طرح موسوی زمانہ میں خلافتِ موسویہ یہودیہ دو حصوں میں تقسیم تھی، ایک دَور حضرت

موسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تھا۔ اور ایک دَور۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر آج تک چلا آرہا ہے اسی طرح اسلام میں بھی خلافت کے دو دَور ہیں۔ ایک دَور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شروع ہوا۔ اور اس کی ظاہری شکل حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہوگئی۔ اور دوسرا دَور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سے شروع ہوا۔ اور اگر آپ لوگوں میں ایمان اور عمل صالح قائم رہا اور خلافت سے وابستگی پختہ رہی تو انشاء اللہ یہ دَور قیامت تک رہے گا۔

جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کی تشریح میں میں ثابت کرچکا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایمان بالخلافۃ قائم رہا اور خلافت کے قیام کے لئے تمہاری کوشش جاری رہی تو میرا وعدہ ہے کہ تم میں سے (یعنی مومنوں میں سے اور تمہاری جماعت میں سے) میں خلیفہ بناتا رہوں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے متعلق احادیث میں تصریح فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ"

(جامع الصغیر للسیوطی)

ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ اور میرے بعد بھی خلافت ہوگی۔ اس کے بعد ظالم حکومت ہوگی۔ پھر جابر حکومت ہوگی۔ یعنی

غیر قومیں آکر مسلمانوں پر حکومت کرینگی جو زبردستی مسلمانوں سے حکومت چھین لیں گی۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ پھر خلافت علیٰ منہاج النّبوۃ ہوگی۔ یعنی جیسے نبیوں کے بعد خلافت ہوتی ہے ویسی ہی خلافت پھر جاری کر دی جائے گی۔ (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

نبیوں کے بعد خلافت کا ذکر قرآن کریم میں دو جگہ آتا ہے ایک تو یہ ذکر ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو خلافت اس طرح دی کہ کچھ ان میں سے موسےٰ علیہ السلام کے تابع نبی بنائے اور کچھ ان میں سے بادشاہ بنائے۔ اب نبی اور بادشاہ بنانا تو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ہمارے اختیار میں نہیں۔ لیکن جو تیسرا امر خلافت کا ہے وہ اس حیثیت سے کہ خدا تعالیٰ بندوں سے کام لیتا ہے ہمارے اختیار میں ہے۔ چنانچہ عیسائی اس کے لئے انتخاب کرتے ہیں۔ اور اپنے میں سے ایک شخص کو بڑا مذہبی لیڈر بنا لیتے ہیں۔ جس کا نام وہ پوپ رکھتے ہیں۔ گو پوپ اور پوپ کے متبعین اب خراب ہو گئے ہیں مگر اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ پھر اُن سے مشابہت کیوں دی؟ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صاف طور پر فرماتا ہے کہ

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

جس طرح پہلے لوگوں کو میں نے خلیفہ بنایا تھا۔ اسی طرح میں تمہیں خلیفہ بناؤں گا۔ یعنی جس طرح موسےٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں

خلافت قائم کی گئی تھی اُسی طرح تمہارے اندر بھی اس حصّہ میں جو موسوی سلسلہ کے مشابہ ہوگا مَیں خلافت قائم کروں گا۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت براہ راست چلے گی۔ پھر جب مسیح موعودؑ آجائیگا تو جس طرح مسیح ناصریؑ کے سلسلہ میں خلافت چلائی گئی تھی۔ اسی طرح تمہارے اندر بھی چلاؤں گا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ موسیٰ کے سلسلہ میں مسیح آیا اور محمدیؐ سلسلہ میں بھی مسیح آیا۔ مگر محمدیؐ سلسلہ کا مسیح پہلے مسیح سے افضل ہے۔ اس لئے وہ غلطیاں جو انہوں نے کیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محمدیؐ مسیح کی جماعت نہیں کرے گی۔ انہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ اور خدا تعالیٰ کو بھلا کر ایک کمزور انسان کو خدا کا بیٹا بنا کر پوجنے لگ گئے۔ مگر محمدیؐ مسیح نے اپنی جماعت کو شرک کے خلاف بڑی شدّت سے تعلیم دی ہے۔ بلکہ خود قرآن کریم نے کہہ دیا ہے کہ اگر تم خلافت حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر شرک کبھی نہ کرنا۔ اور میری خالص عبادت کو ہمیشہ قائم رکھنا۔ جیسا کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا میں اشارہ کیا گیا ہے۔ پس اگر جماعت اس کو قائم رکھے گی تبھی وہ انعام پائے گی۔ اور اس کی صورت یہ بن گئی ہے۔ کہ قرآن کریم نے بھی شرک کے خلاف اتنی تعلیم دی کہ جس کا

ہزارواں حصّہ بھی انجیل میں نہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شرک کے خلاف اتنی تعلیم دی ہے جو حضرت مسیح ناصری کی موجودہ تعلیم میں نہیں پائی جاتی۔ پھر آپ کے الہاموں میں بھی یہ تعلیم پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آپ کا الہام ہے

"خُذُوا التَّوْحِیْدَ التَّوْحِیْدَ یَا اَبْنَاءَ الْفَارِسِ"

(تذکرہ طبع اوّل صفحہ ۲۳۲)

اے مسیح موعود اور اس کی ذریّت! توحید کو ہمیشہ قائم رکھو سو اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے توحید پر اتنا زور دیا ہے کہ اس کو دیکھتے ہوئے اور قرآنی تعلیم پر غور کرتے ہوئے یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے توحیدِ کامل احمدیوں میں قائم رکھیگا۔ اور اس کے نتیجہ میں خلافت بھی ان کے اندر قائم رہے گی۔ اور وہ خلافت بھی اسلام کی خدمت گذار ہوگی۔ حضرت مسیح ناصری کی خلافت کی طرح وہ خود اس کے اپنے مذہب کو توڑنے والی نہیں ہوگی۔

جماعتِ احمدیہ میں خلافت قائم رہنے کی بشارت

مَیں نے بتایا ہے کہ جس طرح قرآن کریم نے کہا ہے کہ خلیفے ہونگے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد خلیفے ہوں گے۔ پھر مُلکاً عَاضًّا ہوگا۔ پھر ملک جبریّہ ہوگا۔ اور اس کے بعد

خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ہو گی۔ (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت میں الوصیّۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ

"اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔" (الوصیۃ صٰ۶،۷)

یعنی اگر تم سیدھے رستہ پر چلتے رہو گے تو خدا کا مجھ سے وعدہ ہے کہ جو دوسری قدرت یعنی خلافت تمہارے اندر آوے گی وہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گی۔ عیسائیوں کو دیکھ لو کہ جھوٹی خلافت ہی سہی انیس سو سال (۱۹۰۰) سے وہ اس کو لئے چلے آرہے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی بد قسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

خلافت کو ابھی اڑتالیس سال ہوئے تو کئی بلیاں چھچھوندی خوابیں دیکھنے لگیں۔ اور خلافت کو توڑنے کی فکریں لگ گئیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ

"تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعائیں کرتے رہو۔" الوصیۃ ص۶

سو تم کو بھی چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت دعائیں کرتے رہو۔ کہ اے اللہ! ہم کو مومن بالخلافت رکھیو۔ اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دیجیو۔ اور ہمیں ہمیشہ اس بات کا مستحق رکھیو۔ کہ ہم ہیں سے خلیفے بنتے رہیں۔ اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے۔ تاکہ ہم ایک جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر اور ایک صف میں کھڑے ہو کر اسلام کی جنگیں ساری دُنیا سے لڑتے رہیں اور پھر ساری دنیا کو فتح کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گرا دیں۔ کیونکہ یہی ہمارے قیام اور مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہے۔

قدرتِ ثانیہ سے مُراد خلافت ہے

یہ جو میں نے "قدرتِ ثانیہ" کے معنے خلافت کے کئے ہیں یہ ہمارے ہی نہیں بلکہ غیر مبائعین نے بھی اس کو تسلیم کیا ہوا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب لکھتے ہیں:-

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیۃ کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود بہ اجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہٗ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ... ... یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے۔" الخ

(بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

یہ خط ہے جو انہوں نے شائع کیا۔ اس میں مولوی محمد علی صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب وغیرہ کا بھی انہوں نے ذکر کیا ہے۔ کہ معتمدین میں سے وہ اس موقعہ پر موجود تھے۔ اور انہوں نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ سو اِن لوگوں نے اس زمانہ میں یہ تسلیم کر لیا کہ یہ جو "قدرتِ ثانیہ" کی پیشگوئی تھی یہ خلافت کے متعلق تھی۔ کیونکہ الوصیۃ میں سوائے اس کے اور کوئی ذکر نہیں کہ تم "قدرتِ ثانیہ" کے لیے دُعائیں کرتے رہو اور خواجہ صاحب

لکھتے ہیں کہ مطابق حکم "الوصیۃ" ہم نے بیعت کی۔ پس خواجہ صاحب کا اپنا اقرار موجود ہے کہ "الوصیۃ" میں جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ "خلافت" کے متعلق تھی۔ اور قدرتِ ثانیہ سے مُراد "خلافت" ہی ہے۔ پس حضرت خلیفۂ اوّل رضؓ کے ہاتھ پر خواجہ کمال الدین صاحب، مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کا بیعت کرنا اور اسی طرح میرا اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیعت کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ تمام جماعت احمدیہ نے بالاتفاق خلافتِ احمدیہ کا اقرار کر لیا۔ پھر حضرت خلیفۂ اوّل رضؓ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۂ اوّل کے تمام خاندان اور جماعت احمدیہ کے ننانوے فیصدی افراد کا میرے ہاتھ پر بیعت کر لینا اس بات کا مزید ثبوت ہُوا کہ جماعت احمدیہ اس بات پر متفق ہے کہ "خلافتِ احمدیہ" کا سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔

آئندہ انتخابِ خلافت کے متعلق طریق کار

چونکہ اس وقت حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ کے خاندان میں سے بعض نے اور اُن کے دوستوں نے خلافتِ احمدیہ کا سوال پھر اٹھایا ہے۔ اس لئے مَیں نے ضروری سمجھا کہ اس مضمون کے متعلق پھر روشنی ڈالوں۔ اور جماعت کے سامنے ایسی تجاویز پیش کروں جن سے خلافتِ احمدیہ

شرارتوں سے محفوظ ہو جائے۔

مَیں نے اس سے پہلے جماعت کے دوستوں سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا کہ خلیفۂ وقت کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ دوسرا خلیفہ چُنے۔ مگر موجودہ فتنہ نے بتا دیا ہے کہ یہ طریق دُرست نہیں۔ کیونکہ بعض لوگوں نے یہ کہا کہ ہم خلیفۂ ثانی کے مرنے کے بعد بیعت میاں عبدالمنان کی کریں گے اور کسی کی نہیں کریں گے۔ اس سے پتہ لگا کہ ان لوگوں نے یہ سمجھا کہ صرف دو تین آدمی ہی اگر کسی کی بیعت کرلیں تو وہ خلیفہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس سے یہ بھی پتہ لگا کہ جماعت میں خلفشار پیدا ہو سکتا ہے۔ چاہے وہ خلفشار پیدا کرنے والا غلام رسول ۳۵ جیسا ہی آدمی ہو۔ اور خواہ وہ ڈاھڈا جیسا گمنام آدمی ہی ہو۔ وہ دعویٰ تو یہی کریں گے کہ خلیفہ چُنا گیا ہے۔ سو جماعت احمدیہ میں پریشانی پیدا ہو گی۔ اس لئے وہ پُرانا طریق جو طولِ عمل والا ہے۔ مَیں اس کو منسوخ کرتا ہوں۔ اور اس کی بجائے مَیں اس سے زیادہ قریبی طریقہ پیش کرتا ہوں۔ بے شک ہمارا دعویٰ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ مگر اس کے باوجود تاریخ کی اس شہادت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ خلیفے شہید بھی ہو سکتے ہیں۔ جس طرح حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ شہید ہوئے۔ اور خلافت ختم بھی کی جا سکتی ہے۔

جس طرح حضرت حسنؓ کے بعد خلافت ختم ہو گئی۔ جو آیت میں نے اس وقت پڑھی ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں خلافت قائم رکھنے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ مشروط ہے۔ کیونکہ مندرجہ بالا آیت میں یہی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلافت پر ایمان لانے والوں اور اس کے قیام کے لئے مناسب حال عمل کرنے والے لوگوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ ان میں خلافت کو قائم رکھے گا۔ پس خلافت کا ہونا ایک انعام ہے پیشگوئی نہیں۔ اگر پیشگوئی ہوتا تو حضرت امام حسنؓ کے بعد خلافت کا ختم ہونا نعوذ باللہ قرآن کریم کو جھوٹا قرار دیتا۔ لیکن چونکہ قرآن کریم نے اس کو ایک مشروط انعام قرار دیا ہے۔ اس لئے اب ہم یہ کہتے ہیں کہ چونکہ امام حسنؓ کے زمانہ میں عام مسلمان کامل مومن نہیں رہے تھے اور خلافت کے قائم رکھنے کے لئے صحیح کوشش انہوں نے چھوڑ دی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس انعام کو واپس لے لیا۔ اور باوجود خلافت کے ختم ہو جانے کے قرآن سچا رہا جھوٹا نہیں ہوا۔ وہی صورت اب بھی ہو گی۔ اگر جماعت احمدیہ خلافت کے ایمان پر قائم رہی اور اس کے قیام کے لئے صحیح جدوجہد کرتی رہی تو اس میں بھی قیامت تک خلافت قائم رہے گی۔ جس طرح عیسائیوں میں پوپ کی شکل میں اب تک قائم ہے۔ گو وہ بگڑ گئی ہے۔ میں نے

بتا دیا ہے کہ اس کے بگڑنے کا احمدیت پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ مگر بہر حال اس فساد سے اتنا پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ شیطان ابھی مایوس نہیں ہوا۔ پہلے تو شیطان نے پیغامیوں کی جماعت بنائی۔ لیکن بیالیس ۴۲ سال کے انتظار کے بعد اس باسی کڑھی میں پھر اُبال آیا۔ اور وہ بھی لگے مولوی عبدالمنان اور عبدالوہاب کی تائید میں مضمون لکھنے اور ان میں سے ایک شخص محمد حسین چیمہ نے بھی ایک مضمون شائع کیا ہے کہ ہمارا انتظام اور ہمارا اسٹیج اور ہماری جماعت تمہاری مدد کے لئے تیار ہے شاباش! ہمت کر کے کھڑے رہو۔ مرزا محمود سے دبنا نہیں۔ اس کی خلافت کے پر دے چاک کر کے رکھ دو۔ ہماری امداد تمہارے ساتھ ہے۔ کوئی اس سے پوچھے کہ تم نے مولوی محمد علی صاحب کو کیا مدد دے لی تھی۔ آخر مولوی محمد علی صاحب بھی تمہارے لیڈر تھے۔ خواجہ کمال الدین صاحب بھی لیڈر تھے۔ ان کی تم نے کیا مدد کر لی تھی جو آج عبدالمنان اور عبدالوہاب کی کر لو گے۔ پس یہ باتیں محض ڈھکوسلے ہیں۔ ان سے صرف ہم کو ہوشیار کیا گیا ہے خدا تعالےٰ نے بتایا ہے کہ مطمئن نہ ہو جانا اور یہ نہ سمجھنا کہ خدا تعالیٰ چونکہ خلافت قائم کیا کرتا ہے۔ اس لئے کوئی ڈر کی بات نہیں ہے تمہارے زمانہ میں بھی فتنے کھڑے ہو رہے ہیں اور اسلام کے ابتدائی زمانہ میں بھی فتنے کھڑے ہوئے تھے۔ اس لئے خلافت کو ایسی

طرز پر چلاؤ جو زیادہ آسان ہو اور کوئی ایک دو لفنگے اٹھ کر اور کسی کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ نہ کہہ دیں کہ چلو خلیفہ مقرر ہو گیا ہے۔ پس اسلامی طریق پر جو کہ میں آگے بیان کروں گا آئندہ خلافت کے لئے میں یہ قاعدہ منسوخ کرتا ہوں کہ شوریٰ انتخاب کرے بلکہ میں یہ قاعدہ مقرر کرتا ہوں کہ آئندہ جب کبھی خلافت کے انتخاب کا وقت آئے تو صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اور ممبر اور تحریک جدید کے وکلاء۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے زندہ افراد اور اب نظرِ ثانی کرتے وقت میں یہ بات بھی بعض دوستوں کے مشورہ سے زائد کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ بھی جن کو فوراً بعد تحقیقات صدر انجمن احمدیہ کو چاہیئے کہ صحابیت کا سرٹیفیکیٹ دیدے اور جامعۃ المبشرین کا پرنسپل اور جامعہ احمدیہ کا پرنسپل اور مفتی سلسلہ احمدیہ اور تمام جماعت ہائے پنجاب اور سندھ کے ضلعوں کے امیر اور مغربی پاکستان اور کراچی کا امیر اور مشرقی پاکستان کا امیر مل کر اس کا انتخاب کریں۔

اسی طرح نظرِ ثانی کرتے وقت میں یہ امر بھی بڑھاتا ہوں کہ ایسے سابق امراء جو دو دفعہ کسی ضلع کے امیر رہ چکے ہوں۔ گو انتخاب کے وقت بوجہ معذوری کے امیر نہ رہے ہوں وہ بھی اس لسٹ میں شامل کئے جائیں۔ اسی طرح ایسے تمام مبلغ جو

ایک سال تک غیر ملک میں کام کر آئے ہیں۔ اور جو سلسلہ کی طرف سے ان پر کوئی الزام نہ آیا ہو۔ ایسے مبلغوں کی لسٹ شائع کرنا مجلس تحریک کا کام ہوگا۔ اسی طرح ایسے مبلغ جنہوں نے پاکستان کے کسی ضلع یا صوبہ میں رئیس التبلیغ کے طور پر کم سے کم ایک سال کام کیا ہو۔ ان کی فہرست بنانا صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا

مگر شرط یہ ہوگی کہ اگر وہ موقعہ پہ پہنچ جائیں۔ سکرٹری شوریٰ تمام ملک میں اطلاع دیدے کہ فوراً پہنچ جاؤ۔ اس کے بعد جو نہ پہنچے اس کا اپنا قصور ہوگا اور اس کی غیر حاضری خلافت کے انتخاب پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ نہ یہ عذر سنا جائے گا کہ وقت پر اطلاع شائع نہیں ہوئی۔ یہ ان کا اپنا کام ہے کہ وہ پہنچیں۔ سکرٹری شوریٰ کا کام ان کو لانا نہیں ہے۔ اس کا کام صرف یہ ہوگا کہ وہ ایک اعلان کر دے۔ اور اگر سکرٹری شوریٰ کہے کہ میں نے اعلان کر دیا تھا تو وہ انتخاب جائز سمجھا جائیگا ان لوگوں کا یہ کہہ دینا یا ان میں سے کسی کا یہ کہدینا کہ مجھے اطلاع نہیں پہنچ سکی۔ اس کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔ نہ قانوناً نہ شرعاً یہ سب لوگ مل کر جو فیصلہ کریں گے وہ تمام جماعت کے لئے قابل قبول ہوگا۔ اور جماعت میں سے جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ باغی ہوگا۔ اور جب بھی انتخاب خلافت

کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے۔ میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چُنا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا۔ اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا۔ وہ بڑا ہو یا چھوٹا ذلیل کیا جائے گا۔ اور تباہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ایسا خلیفہ صرف اس لئے کھڑا ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پورا کرے کہ خلافتِ اسلامیہ ہمیشہ قائم رہے۔ پس چونکہ وہ قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو پورا کرنے کے لئے کھڑا ہوگا۔ اس لئے اسے ڈرنا نہیں چاہیئے۔

جب مجھے خلیفہ چُنا گیا تھا تو سلسلہ کے بڑے بڑے لیڈر سارے مخالف ہو گئے تھے۔ اور خزانہ میں کل اٹھارہ آنے تھے۔ اب تم بتاؤ۔ اٹھارہ آنے میں ہم تم کو ایک ناشتہ بھی دے سکتے ہیں؟ پھر خدا تعالیٰ تم کو کھینچ کر لے آیا اور یا تو یہ حالت تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر صرف بارہ سو آدمی جمع ہوئے تھے۔ اور یا آج کی رپورٹ یہ ہے کہ ربوہ کے آدمیوں کو ملا کر اس وقت جلسہ مردانہ اور زنانہ میں پچپن ہزار تعداد ہے۔ آج رات کو ۴۳ ہزار مہمانوں کو کھانا

کھلایا گیا ہے۔ بارہ ہزار ربوہ والے ملا لئے جائیں تو ۵۵ ہزار ہو جاتا ہے۔ پس عورتوں اور مردوں کو ملا کر اس وقت ہماری تعداد ۵۵ ہزار ہے۔ اس وقت بارہ سو تھی۔ یہ پچپن ہزار کہاں سے آئے؟ خدا ہی لایا۔ پس مَیں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفۂ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے گا تو منّان وہاب اور پیغامی کیا چیز ہیں؟ اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔ (نعرہائے تکبیر) جماعتِ احمدیہ کو حضرت خلیفہ اوّل رضی کی اولاد سے ہرگز کوئی تعلق نہیں۔ جماعت احمدیہ کو خدا کی خلافت سے تعلق ہے اور وہ خدا کی خلافت کے آگے اور پیچھے لڑے گی۔ اور دنیا میں کسی شریر کو جو کہ خلافت کے خلاف ہے خلافت کے قریب بھی نہیں آنے دے گی۔

اب یہ دیکھ لو ابھی تم نے گواہیاں سُن لی ہیں۔ کہ عبدالوہاب احراریوں کو مل کر قادیان کی خبریں سنایا کرتا تھا۔ اور پھر تم نے یہ بھی سُن لیا ہے کہ کس طرح پیغامیوں کے ساتھ ان لوگوں کے تعلقات ہیں۔ سو اگر خدانخواستہ ان لوگوں کی تدبیر کامیاب ہو جائے تو اس کے معنے یہ تھے کہ بیالیس سال کی لڑائی کے بعد تم لوگ احراریوں اور پیغامیوں کے نیچے آ جاتے۔ تم بظاہر اس کو چھوٹی بات سمجھتے ہو لیکن یہ چھوٹی بات نہیں۔ یہ ایک بہت

بڑی بات ہے اگر خدانخواستہ انکی سکیم کامیاب ہوجاتی توجماعت احمدیہ مبائعین ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی اور اس کے لیڈر ہوتے مولوی صدرالدین۔ اور عبدالرحمٰن مصری۔ اور ان کے لیڈر ہوتے مولوی داؤد غزنوی اور عطاء اللہ شاہ بخاری۔ اب تم بتاؤ کہ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری اور داؤد غزنوی اگر تمہارے لیڈر ہوجائیں تو تمہارا دنیا میں کوئی ٹھکانہ رہ جائے۔ تمہارا ٹھکانہ تو تبھی رہنا ہے جب مبائعین میں سے خلیفہ ہو۔ اور قرآن مجید نے شرط لگائی ہے مِنْکُمْ کی یعنی وہ مبائعین میں سے ہونا چاہیئے۔ اس پر کسی غیر مبائع یا احراری کا اثر نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر غیر مبائع اور احراری کا اثر ہو تو پھر وہ نہ مِنْکُمْ ہوسکتا ہے اور نہ خلیفہ ہوسکتا ہے۔ پس ایک تو میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جب بھی وہ وقت آئے آخر انسان کے لئے کوئی دن آنا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ابھی میں نے حوالہ سُنایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی موت کی خبر دی اور فرمایا۔ پریشان نہ ہو کیونکہ خداتعالیٰ دوسری قدرت ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ سو دوسری قدرت کا اگر تیسرا مظہر وہ ظاہر کرنا چاہے تو اس کو کون روک سکتا ہے۔ ہر انسان نے آخر مرنا ہے مگر میں نے بتایا ہے کہ شیطان نے بتادیا ہے کہ ابھی اُسکا سر کچلا نہیں گیا۔ ابھی وہ تمہارے اندر داخل ہونے کی امید رکھتا ہے۔ پیغام صلح کی تائید اور محمد حسین چیمہ کا مضمون بتاتا ہے کہ ابھی مارے ہوئے سانپ کی دُم ہل رہی ہے۔ پس اس کو مایوس کرنے کے

لئے ضروری ہے۔ کہ آئندہ یہ نہ رکھا جائے کہ ملتان اور کراچی اور اور حیدرآباد اور کوئٹہ اور پشاور سب جگہ کے نمائندے جو پانسو کی تعداد سے زیادہ ہوتے ہیں وہ آئیں تو انتخاب ہو بلکہ صرف ناظروں اور وکیلوں اور مقررہ اشخاص کے مشورہ کے ساتھ اگر وہ حاضر ہوں خلیفہ کا انتخاب ہوگا۔ جس کے بعد جماعت میں اعلان کر دیا جائیگا اور جماعت اس شخص کی بیعت کریگی۔ اس طرح وہ حکم بھی پورا ہو جائیگا۔ کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور وہ حکم بھی پورا ہو جائیگا۔ کہ ایسا وہ مومنوں کے ہاتھ سے کرتا ہے۔ درحقیقت خلافت کوئی ڈنڈے کے ساتھ تو ہوتی نہیں۔ مرضی سے ہوتی ہے۔ اگر تم لوگ ایک شخص کو دیکھو کہ وہ خلاف قانون خلیفہ بن گیا ہے اور اس کے ساتھ نہ ہو تو آپ ہی اس کو نہ آمدن ہوگی نہ کام کرسکے گا۔ ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح یہ کہا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ چیز اپنے اختیار میں رکھی ہے۔ لیکن بندوں کے توسط سے رکھی ہے۔ اگر صحیح انتخاب نہیں ہوگا تو تم لوگ کہوگے کہ ہم تو نہیں مانتے۔ جو انتخاب کا طریق مقرر ہوا تھا اس پر عمل نہیں ہوا۔ تو پھر وہ آپ ہی مرٹ جائے گا۔ اور اگر خدا تعالےٰ نے اسے خلیفہ بنایا تو تم فوراً اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ جس طرح ۱۹۱۴ء میں رائے بدلنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ اور جوق در جوق دوڑتے ہوئے اس کے پاس آؤ گے۔ اور اس کی بیعتیں کرو گے۔ مجھے صرف اتنا خیال ہے کہ شیطان کے لئے دروازہ نہ کھلا رہے۔ اس وقت

شیطان نے حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کے بیٹوں کو چُنا ہے جس طرح آدمؑ کے وقت میں اُس نے درخت حیات کو چُنا تھا۔ اس وقت بھی شیطان نے کہا تھا کہ آدم! میں تمہاری بھلائی کرنا چاہتا ہوں۔ میں تم کو اس درخت سے کھانے کو کہتا ہوں جس کے بعد تم کو وہ بادشاہت ملے گی جو کبھی خراب نہیں ہو گی۔ اور ایسی زندگی ملے گی جو کبھی ختم نہیں ہو گی۔ سو اَب بھی لوگوں کو شیطان نے اسی طرح دھوکا دیا ہے کہ لوجی! حضرت خلیفہ اوّل کے بیٹوں کو ہم پیش کرتے ہیں۔ گو آدم کو دھوکہ لگنے کی وجہ موجود تھی۔ تمہارے پاس کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کے بیٹے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے بیٹوں کو تباہ کرنے کیلئے کھڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کا دعوٰے یہی ہے کہ یہ اپنے خاندان میں خلافت رکھنا چاہتے ہیں۔ خلافت تو خدا اور جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر خدا اور جماعت احمدیہ بنو فارس میں خلافت رکھنے کا فیصلہ کریں تو یہ حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کے بیٹے کون ہیں جو اس میں دخل دیں۔ خلافت تو بہرحال خدا تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے اختیار میں ہے اور خدا اگر ساری جماعت کو اس طرف لے آئے گا تو پھر کسی کی طاقت نہیں کہ کھڑا ہو سکے۔ پس میں نے یہ رستہ بتا دیا ہے۔ لیکن میں نے ایک کمیٹی بھی بنائی ہے جو عیسائی طریقۂ انتخاب پر غور کرے گی۔ کیونکہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔" (النور ع)

جس طرح اس نے پہلوں کو خلیفہ بنایا تھا اسی طرح تم کو بنائیگا سو میں نے کہا عیسائی جس طرح انتخاب کرتے ہیں اس کو بھی معلوم کرو۔ ہم نے اس کو دیکھا ہے گو ابھی پوری طرح تحقیق نہیں ہوئی وہ بہت سادہ طریق ہے۔ اس میں جو بڑے بڑے علماء ہیں۔ ان کی ایک چھوٹی سی تعداد پوپ کا انتخاب کرتی ہے اور باقی عیسائی دنیا اسے قبول کر لیتی ہے۔ لیکن اس کمیٹی کی رپورٹ سے پہلے ہی میں نے چند قواعد تجویز کر دئے ہیں۔ جو اس سال کی مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کر دئے جائیں گے تاکہ کسی شرارتی کے لئے شرارت کا موقعہ نہ رہے۔ یہ قواعد چونکہ ایک ریزولیشن کی صورت میں مجلس شوریٰ کے سامنے علیحدہ پیش ہونگے اس لئے اس ریزولیوشن کے شائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے پرانے علماء کی کتابیں پڑھیں تو ان میں بھی یہی لکھا ہوا پایا ہے کہ تمام صحابہؓ اور خلفاء اور بڑے بڑے ممتاز فقیہہ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ خلافت ہوتی تو اجماع کے ساتھ ہے لیکن یہ وہ اجماع ہوتا ہے کہ يَتَيَسَّرُ اِجْتِمَاعُهُمْ[1] جن ارباب حل وعقد

---

[1] رسالۃ الخلافۃ صلا معنفہ شیخ رشید رضا مصری بحوالہ المنہاج للنووی

کا جمع ہونا آسان ہو۔ یہ مُراد نہیں کہ اتنا بڑا اجتماع ہو جائے۔ کہ جمع ہی نہ ہو سکے۔ اور خلافت ہی ختم ہو جائے بلکہ ایسے لوگوں کا اجتماع ہوگا جن کا جمع ہونا آسان ہو۔ سو میں نے ایسا ہی اجتماع بنا دیا ہے جن کا جمع ہونا آسان ہے اور اگر ان میں سے کوئی نہ پہنچے تو میں نے کہا ہے کہ اس کی غلطی سمجھی جائیگی۔ انتخاب بہر حال تسلیم کیا جائے گا۔ اور ہماری جماعت اس انتخاب کے پیچھے چلیگی۔ مگر جماعت کو مَیں یہ حکم نہیں دیتا بلکہ اسلام کا بتایا ہُوا طریقہ بیان کر دیتا ہوں۔ تاکہ وہ گمراہی سے بچ جائیں۔

ہاں! جہاں مَیں نے خلیفہ کی تجویز بتائی ہے وہاں یہ بھی شریعت کا حکم ہے کہ جس شخص کے متعلق کوئی پروپیگنڈہ کیا جائے وہ خلیفہ نہیں ہوسکتا۔ یا جن لوگوں کے متعلق پروپیگنڈہ کیا جائے وہ خلیفہ نہیں ہو سکتے۔ یا جس کو خود تمنّا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کو وہ مقام نہ دیا جائے تو حضرت خلیفہ اوّل کی موجودہ اولاد بلکہ بعض پوتوں تک نے چونکہ پروپیگنڈہ میں حصّہ لیا ہے۔ اس لئے حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کے بیٹوں یا اُن کے پوتوں کا نام ایسے انتخاب میں ہر گز نہیں آسکے گا۔ ایک تو اس لئے کہ انہوں نے پروپیگنڈہ کیا ہے اور دوسرے اس لئے کہ اس بنا پر ان کو جماعت سے خارج کیا گیا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خواب بھی بتاتی ہے کہ اس خاندان میں صرف

ایک ہی پھاٹک خلافت کی جاتی ہے۔ اور "پیغام صلح" نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ اس سے مراد خلافت کی پھاٹک ہے۔ پس میں نفی کرتا ہوں حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کی اولاد کی۔ اور اُن کے پوتوں تک کی یا ایسے تمام لوگوں جن کی تائید میں پیغامی یا احراری ہوں یا جن کو جماعت مبائعین سے خارج کیا گیا ہو۔ اور اثبات کرتا ہوں مِنْکُمْ کے تحت آنے والوں کا۔ یعنی جو خلافت کے قائل ہوں چاہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جسمانی ذرّیت ہوں یا رُوحانی ذرّیت ہوں۔ تمام علماءِ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود ؑ کی رُوحانی ذرّیت ہیں۔ اور جسمانی ذرّیت تو ظاہر ہی ہوتی ہے ان کا نام خاص طور پر لینے کی ضرورت نہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اپنے بیٹوں کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے۔ اب روحانی ذرّیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دس لاکھ ہے اور جسمانی ذرّیت میں سے اس وقت صرف تین فرزند ہیں۔ ایک داماد کو شامل کیا جائے تو چار بن جاتے ہیں۔ اتنی بڑی جماعت کے لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان میں سے کوئی خلیفہ ہو۔ اس کا نام اگر یہ رکھا جائے کہ میں اپنے فلاں بیٹے کو کرنا چاہتا ہوں تو ایسے قائل سے بڑا گدھا اور کون ہوسکتا ہے۔ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذرّیت جسمانی کے چار افراد اور دس لاکھ اس وقت تک کی ذرّیت رُوحانی کو خلافت کا مستحق قرار دیتا ہوں (جو ممکن ہے میرے مرتے تک دس

کروڑ ہو جائے) سو جو شخص کہتا ہے کہ اس دس کروڑ میں سے جو خلافت پر ایمان رکھتے ہوں کسی کو خلیفہ چن لو۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ اپنے کسی بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے نہایت احمقانہ دعویٰ ہے۔ میں صرف یہ شرط کرتا ہوں کہ مِنْکُمْ کے الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی خلیفہ چنا جائے۔ اور چونکہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی نسل نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ پیغامیوں کے ساتھ ہیں اور پیغامی اُن کے ساتھ ہیں اور احراری بھی ان کے ساتھ ہیں اور غزنوی خاندان جو کہ سلسلہ کے ابتدائی دشمنوں میں سے ہے۔ اُن کے ساتھ ہے اس لئے وہ منکم نہیں رہے۔ ان میں سے کسی کا خلیفہ بننے کے لئے نام نہیں لیا جائے گا۔ اور یہ کہہ دینا کہ ان میں سے خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ یہ اس بات کے خلاف نہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب خلیفہ خدا بناتا ہے تو اِن کے منہ سے وہ باتیں جو خلافت کے خلاف ہیں کہلوائیں کس نے؟ اگر خدا چاہتا کہ وہ خلیفہ بنیں تو ان کے منہ سے وہ باتیں کیوں کہلواتا؟ اگر خدا چاہتا کہ وہ خلیفہ بنیں تو ان کی یہ باتیں مجھ تک کیوں پہنچا دیتا، جماعت تک کیوں پہنچا دیتا؟ یہ باتیں خدا کے اختیار میں ہیں۔ اس لئے اِن کے نہ ہونے سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور جماعت احمدیہ مبائعین میں سے کسی کا خلیفہ ہونا بھی بتاتا ہے کہ خدا خلیفہ بناتا ہے۔ دونوں باتیں یہی

ثابت کرتی ہیں کہ خدا ہی خلیفہ بناتا ہے۔ بہر حال جو بھی خلیفہ ہوگا وہ منکم ہوگا۔ یعنی وہ خلافت احمدیہ کا قائل ہوگا اور جماعت مبائعین میں سے نکلا ہوا نہیں ہوگا۔ اس لئے مَیں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ جو بھی خلیفہ چُنا جائے وہ کھڑے ہو کر یہ قسم کھائے کہ مَیں خلافتِ احمدیہ پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور مَیں خلافتِ احمدیہ کو قیامت تک جاری رکھنے کے لئے پوری کوشش کرونگا۔ اور اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کیلئے انتہائی کوشش کرتا رہوں گا۔ اور مَیں ہر غریب اور امیر احمدی کے حقوق کا خیال رکھوں گا۔ اور اگر مَیں بدنیتی سے کہہ رہا ہوں یا اگر مَیں دانستہ ایسا کرنے سے کوتاہی کروں تو خدا کی مجھ پر لعنت ہو۔ جب وہ یہ قسم کھالے گا تو پھر اس کی بیعت کی جائیگی اس سے پہلے نہیں کی جائے گی۔ اسی طرح منتخب کرنے والی جماعت میں سے ہر شخص حلفیہ اعلان کرے کہ مَیں خلافتِ احمدیہ کا قائل ہوں اور کسی ایسے شخص کو ووٹ نہیں دوں گا جو جماعتِ مبائعین میں سے خارج ہو یا اس کا تعلق غیر مبائعین یا غیر احمدیوں سے ثابت ہو۔ غرض پہلے مقررہ اشخاص اس کا انتخاب کریں گے اس کے بعد وہ یہ قسم کھائے گا۔ کہ مَیں خلافت احمدیہ حقہ پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور مَیں اُن کو جو خلافتِ احمدیہ کے خلاف ہیں جیسے پیغامی یا احراری وغیرہ باطل پر سمجھتا ہوں۔

اَب ان لوگوں کو دیکھ لو۔ ان کے لئے کس طرح موقعہ تھا
مَیں نے مری میں خطبہ پڑھا اور اس میں کہا کہ صراطِ مستقیم پر
چلنے سے سب باتیں حل ہو جاتی ہیں۔ یہ لوگ بھی صراط مستقیم پر
چلیں اور اس کا طریق یہ ہے کہ پیغامی میرے متعلق کہتے ہیں کہ یہ
حضرت خلیفہ اوّل کی ہتک کر رہا ہے۔ یہ اعلان کر دیں کہ پیغامی
جھوٹے ہیں ہمارا پچھلا بیس سالہ تجربہ ہے کہ پیغامی ہتک کرتے چلے
آئے ہیں اور مبائعین نہیں کرتے رہے مبائعین صرف دفاع کرتے
رہے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کو توفیق نہیں ملی۔ اور یوں معافی
نامے چھاپ رہے ہیں۔ ڈرتے ہیں کہ اگر ہم نے یہ اعلان کیا تو
ہمارا اڈہ جو غیر مبائعین کا ہے اور ہمارا اڈہ جو احراریوں کا ہے
وہ ٹوٹ جائے گا۔ سو اگر اڈہ بنانے کی فکر نہ ہوتی تو کیوں نہ
یہ اعلان کرتے۔ مگر یہ اعلان کبھی نہیں کیا۔ چوہدری ظفر اللہ خان
صاحب نے مجھے سنایا کہ عبد المنان نے ان سے کہا۔ ہم اس لئے
لکھ کر نہیں بھیجتے کہ پھر جرح ہو گی کہ یہ لفظ کیوں نہیں لکھا۔ وہ
لفظ کیوں نہیں لکھا۔ حالانکہ اگر دیانت داری ہے تو بیشک جرح
ہو حرج کیا ہے۔ جو شخص حق کے اظہار میں جرح سے ڈرتا ہے
تو اس کے صاف معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ حق کو چھپانا چاہتا ہے
اور حق کے قائم ہونے کے مخالف ہے۔

غرض جب تک شوریٰ میں معاملہ پیش ہونے کے بعد میں

اور فیصلہ نہ کریں اوپر کا فیصلہ جاری رہے گا۔

تمہیں خوشی ہو کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت چلی تھی واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ تمہارے اندر بھی اسی طرح چلے گی۔ مثلاً حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے۔ میرا نام عمر نہیں بلکہ محمود ہے۔ مگر خدا کے الہام میں میرا نام فضلِ عمر رکھا گیا اور اس نے مجھے دوسرا خلیفہ بنا دیا جس کے معنے یہ تھے کہ یہ خدائی فعل تھا۔ خدا چاہتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت بالکل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی خلافت کی طرح ہو۔ میں جب خلیفہ ہوا ہوں تو ہزارہ سے ایک شخص آیا۔ اس نے کہا کہ میں نے خواب دیکھی تھی کہ میں حضرت عمرؓ کی بیعت کر رہا ہوں تو جب میں آیا تو آپ کی شکل مجھے نظر آئی۔ اور دوسرے میں نے حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھا کہ ان کے بائیں طرف سر پر ایک داغ تھا۔ میں جب انتظار کرتا ہوا کھڑا رہا آپ نے سر کھجلایا۔ اور پگڑی اٹھائی تو دیکھا وہ داغ موجود تھا۔ اس لئے میں آپ کی بیعت کرتا ہوں پھر ہم نے تاریخیں نکالیں تو تاریخوں میں بھی مل گیا کہ حضرت عمرؓ کو بائیں طرف خارش ہوئی تھی۔ اور سر میں داغ پڑ گیا تھا۔ سو نام کی تشبیہ بھی ہو گئی۔ اور شکل کی تشبیہ بھی ہو گئی۔ مگر ایک تشبیہ نئی نکلی ہے وہ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اِس سے

تم خوش ہو جاؤ گے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب اپنی عمر کا آخری حج کیا تو اس وقت آپ کو یہ اطلاع ملی کہ کسی نے کہا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت تو اچانک ہو گئی تھی یعنی حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ نے آپ کی بیعت کر لی تھی۔ پس صرف ایک یا دو بیعت کر لیں تو کافی ہو جاتا ہے۔ اور وہ شخص خلیفہ ہو جاتا ہے۔ اور ہمیں خدا کی قسم اگر حضرت عمرؓ فوت ہو گئے تو ہم صرف فلاں شخص کی بیعت کریں گے۔ اور کسی کی نہیں کرینگے[1] جس طرح غلام رسول نمبر ۳۵ اور اس کے ساتھیوں نے کہا کہ خلیفۂ ثانی فوت گئے تو ہم صرف عبد المنان کی بیعت کریں گے۔ دیکھ لو یہ بھی حضرت عمرؓ سے مشابہت ہو گئی۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی ایک شخص نے قسم کھائی تھی کہ ہم اور کسی کی بیعت نہیں کریں گے۔ فلاں شخص کی کریں گے۔ اسوقت بھی غلام رسول ۳۵ اور اس کے بعض ساتھیوں نے یہی کہا ہے۔ جب حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے یہ نہیں کیا جیسے مولوی علی محمد اجمیری نے شائع کیا تھا کہ آپ پانچ وکیوں کا ایک کمیشن مقرر کریں جو تحقیقات کرے کہ بات کونسی سچی ہے۔ حضرت عمرؓ نے ایک وکیل کا کمیشن مقرر نہیں کیا۔ اور کہا میں کھڑے ہو کر اس کی تردید کروں گا۔ بڑے بڑے صحابہؓ ان کے پاس پہنچے اور انہوں نے کہا۔ حضور یہ حج کا وقت ہے

---

[1] تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ ۶۲ و رسالۃ الخلافۃ صفحہ ۱۳

اور چاروں طرف سے لوگ آئے ہوئے ہیں۔ ان میں بہت سے جاہل بھی ہیں ان کے سامنے اگر آپ بیان کریں گے۔ تو نہ معلوم کیا کیا باتیں باہر مشہور کریں گے۔ جب مدینہ میں جائیں تو پھر بیان کریں۔ چنانچہ جب حضرت عمرؓ حج سے واپس آئے تو مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ممبر پر کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر کہا کہ اے لوگو! مجھے خبر ملی ہے کہ تم میں سے کسی نے کہا ہے کہ ابو بکرؓ کی بیعت تو اچانک واقعہ تھا۔ اب اگر عمرؓ مر جائے تو ہم سوائے فلاں شخص کے کسی کی بیعت نہیں کریں گے۔ پس کان کھول کر سن لو کہ جس نے یہ کہا تھا کہ ابو بکرؓ کی بیعت اچانک ہو گئی تھی اس نے ٹھیک کہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس جلد بازی کے فعل کے نتیجہ سے بچا لیا۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ تم میں سے کوئی شخص ابو بکرؓ کی مانند نہیں۔ جس کی طرف لوگ دُور دُور سے دین اور روحانیت سیکھنے کیلئے آتے تھے۔ پس اس وہم میں نہ پڑو۔ کہ ایک دو آدمیوں کی بیعت سے بیعت ہو جاتی ہے۔ اور آدمی خلیفہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ اگر جمہور مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی شخص نے کسی کی بیعت کی تو نہ بیعت کرنے والے کی بیعت ہو گی۔ اور نہ وہ شخص جس کی بیعت کی گئی ہے وہ خلیفہ ہو جائیگا۔ بلکہ دونوں اس بات کا خطرہ محسوس کریں گے کہ سب مسلمان مل کر ان کا مقابلہ کریں اور ان کا کیا کرایا اکارت ہو جائیگا۔ حالانکہ ابو بکرؓ کی بیعت صرف اس خطرہ سے کی گئی تھی کہ مہاجرین اور انصار میں فتنہ پیدا نہ ہو

جائے۔ بگر اس کو خدا تعالیٰ نے قائم کر دیا۔ پس وہ خدا کا فعل تھا نہ کہ اس سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ کوئی ایک دو شخص مل کر کسی کو خلیفہ بنا سکتے ہیں۔

پھر علامہ رشید رضا نے احادیث اور اقوالِ فقہاء سے اپنی کتاب "الخلافتہ" میں لکھا ہے کہ خلیفہ وہی ہوتا ہے جس کو مسلمان مشورہ سے اور کثرت رائے سے مقرر کریں۔ بگر آگے چل کر وہ علامہ سعدالدین تفتازانی مصنف شرح "المقاصد" اور علامہ نووی وغیرہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت کا جمع ہونا وقت پر مشکل ہوتا ہے پس اگر جماعت کے چند بڑے آدمی جن کا جماعت میں رسوخ ہو کسی آدمی کی خلافت کا فیصلہ کریں اور لوگ اس کے پیچھے چل پڑیں تو ایسے لوگوں کا اجتماع سمجھا جائیگا اور وہ سب مسلمانوں کا اجتماع سمجھا جائیگا۔ اور یہ ضروری نہیں ہوگا کہ دنیا کے سب مسلمان اکھٹے ہوں اور پھر فیصلہ کریں۔ اسی بنا پر میں نے خلافت کے متعلق مذکورہ بالا قاعدہ بنایا ہے۔ جس پر پچھلے علماء بھی متفق ہیں۔ محدثین بھی اور خلفاء بھی متفق ہیں۔ پس وہ فیصلہ ... خلفاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور صحابہؓ کرام کا ہے۔ اور تمام علمائے امت کا ہے جن میں حنفی شافعی وہابی سب شامل ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ بڑے آدمی سے مراد یہ ہے کہ جو بڑے بڑے کاموں پر مقرر ہوں۔ جیسے ہمارے ناظر ہیں اور وکیل ہیں۔ اور قرآن کریم میں جہاں

کہیں بھی مومنوں کی جماعت کو مخاطب کیا گیا ہے وہ مُراد ایسے ہی
کی جماعت ہے۔ نہ کہ ہر فرد بشر۔ یہ علامہ رشید کا قول ہے
وہاں بھی یہ مُراد نہیں کہ ہر فرد بشر بلکہ مُراد یہ ہے کہ ان کے
بڑے آدمی (الخلافۃ صفحہ) پس صحابہؓ احادیثِ رسولؐ اور فقہاء
اس بات پر متفق ہیں کہ خلافت مسلمانوں کے اتفاق سے ہوتی ہے
مگر یہ نہیں کہ ہر مسلمان کے اتفاق سے بلکہ اُن مسلمانوں کے اتفاق
سے جو مسلمانوں میں بڑا عہدہ رکھتے ہوں۔ یا رسوخ رکھتے ہوں۔
اگر ان لوگوں کے سوا چند اوباش مل کر کسی کی بیعت کرلیں تو نہ وہ لوگ
مبائع کہلائیں گے اور نہ جس کی بیعت کی گئی ہے وہ خلیفہ کہلائے گا
(الخلافۃ مصنفہ علامہ رشید رضا شامی ثم المصری صفحہ ۹ تا ۸)

اَب خلافتِ حقۂ اسلامیہ کے متعلق مَیں قرآنی اور احادیثی
بھی بتا چکا ہوں۔ اور وہ قواعد بھی بیان کر چکا ہوں جو آئندہ سلسلہ
میں خلافت کے انتخاب کے لئے جاری ہوں گے۔ چونکہ انسانی زندگی
کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ نہ معلوم میں اس وقت تک رہوں یا نہ
رہوں۔ اس لئے مَیں نے اُوپر کا قاعدہ تجویز کر دیا ہے تاکہ جماعت
فتنوں سے محفوظ رہے۔

(خاکسار مرزا محمود احمد) [سیاہی کا دھبہ؛ نام غیر واضح]